27662- حمل والی مطلقہ عورت کی عدت

سوال

ایک آدمی آپنی بیوی سے جھگڑا اور کہا جاؤ تجھے طلاق ہے تو بیوی نے اسے گالی نکال دی جس کی بنا پر خاوند نے اس کے پیٹ میں لات ماری اور اسے دھکا دیا تو وہ سیڑھیوں سے گرپڑی اور پانچ ماہ کا حمل ساقط ہوگیا، بعد میں نہ اپنے کیے پر نادم ہوا اور اپنے سسرال گیا تا کہ اسے واپس لاسکے، لڑکی کے والد نے مجھ سے مشورہ طلب کیا تو میں نے اسے کہا کہ میں اس بارہ میں کسی عالم دین سے فتوی لیکر دونگا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اسقاط حمل کی وجہ سے اس کی عدت ہی ختم نہ ہوچکی ہو، لھذا اس کا کیا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

علماء کرام کا اجماع ہے کہ طلاق والی حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے، اس کی دلیل اللہ تعالی کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

.{اور حمل والیوں کی عدت ان کا وضع حمل ہے}.الطلاق (4) .

اورعلماء کرام کا اس پر بھی اجماع ہے کہ اگر اس نے بچے کی تخلیق کے بعد وضع حمل کردیا تو اس کی عدت ختم ہوجائے گی .

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (229/11) .

اور حمل کے اسی (80) دن کے بعد بچے کی تخلیق یعنی شکل وصورت بنی شروع ہوجاتی ہے، اور غالبا نوے (90) دن کی تکمیل میں تخلیق بھی مکمل ہوجاتی ہے .

لھذا اس بنا پر جس عورت نے حمل کے پانچویں ماہ میں حمل ساقط کردیا، سب علماء کرام کے ہاں اس کی عدت ختم ہوجائے گی، اور اس کی عدت ختم ہوجانے پر خاوند کے لیے رجوع کا حق ختم ہوجاتا ہے .

لیکن خاوند کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اگر چاہے تو نیا نکاح کرسکتا ہے، اور اس میں نکاح کی وہ سب شروط پائی جانی ضروری ہیں جو نکاح میں پائی جاتی ہیں مثلا مہر، گواہوں کی موجودگی، عورت کی رضامندی، اور ولی کی موجودگی .

اور اس شخص پر جو اسقاط حمل کا سبب بنا ہے دو چیزیں باقی رہتی ہیں :

اول :

اس کے ذمہ قتل خطاء کا کفارہ ہے، جو ایک مومن غلام آزاد کرنا، اور اگر وہ غلام نہ پاسکے تو مسلسل دوماہ کے روزے رکھے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور جو شخص کسی مسلمان کو بلاقصد مار ڈالے، اس پر ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرنا اور مقتول کے عزیزوں کو دیت دینا ہے، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ لوگ بطور صدقہ معاف کردیں

...

پھر اسی آیت میں آگے فرمایا :

پس جونہ پائے اس کے ذمے دو مہینے کے لگاتار روزے ہیں، اللہ تعالی سے بخشوانے کے لیے اور اللہ تعالی بخوبی جاننے والا اور حکمت والا ہے} النساء (92)۔

دوم :

اس کے ذمہ بچے کی دیت کی ادائیگی بھی ہے (اور وہ ماں کی دیت کا دسواں حصہ ہے، اور مسلمان عورت کی دیت پچاس اونٹ ہیں جو اندازا ساٹھ ہزار سعودی ریال بنتے ہیں) لھذا والد کو چاہیے کہ وہ بچے کے ورثاء کو چھ ہزار ریال یا پھر ان کی قیمت کی دوسری کرنسی کی ادائیگی کرے، اور ان پر تقسیم کی جائے گی کیونکہ بچہ فوت ہوچکا ہے ۔

لیکن یہ یاد رہے کہ والد اس دیت میں کسی چیز کا بھی وارث نہیں بن سکتا کیونکہ قاتل مقتول کا وارث نہیں بن سکتا ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(اور اگر مجرم بچے کو گرانے والا اس کا باپ یا اس کے ورثاء میں سے کوئی اور ہو تو اس کے ذمہ غرۃ ہے، [اور غرۃ غلام یا لونڈی کو کہا جاتا ہے جس کی قیمت پانچ اونٹ ہیں، اور پر بیان ہوچکا ہے کہ وہ اندازا چھ ہزار سعودی ریال بنتے ہیں] وہ اس میں سے کسی بھی چیز کا وارث نہیں ہوگا، اور ایک غلام آزاد کرے گا، امام زھری اور امام شافعی وغیرہ کا یہی قول ہے) اھ

دیکھیں المغنی لابن قدامہ المقدسی (81/12)۔

واللہ تعالی اعلم، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے ۔

واللہ اعلم .